اللہ کی عبادت اور رسول کی محبت کا اظہار نہ کرنے پر مجبور کیے گئے۔ تو اللہ کی اجازت سے وہ اپنا آبائی وطن چھوڑ کر ملک حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں کا بادشاہ اسوقت عیسائی تھا مگر اس نے مسلمانوں کے ساتھ بڑا احسان کیا ان کو بڑے آرام و عافیت، احترام و عزت کے ساتھ اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دیدی۔ یہانتک کہ مسلمانوں کے اخلاق و عادات اور مذہبی تقریروں سے متاثر ہوکر خود بھی مسلمان ہوگیا۔ اسی کے انتقال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اسکا جنازہ غائب پڑھا تھا۔ گو اس کے بعد پھر وہاں کی حکومت عیسائی ہی مذہب کی پابند رہی لیکن مسلمانوں کے ساتھ اس کے تعلقات ہمیشہ خوشگوار رہے۔ یہ سلطنت بہت قدیم تھی لیکن اسباب سلطنت کے لوازمات کے اعتبار سے ہمیشہ کمزور رہی۔ چنانچہ اسی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ سات مہینے ہوئے کہ اٹلی نے اپنے جدید اسلحہ اور نئے جنگی آلات سے مسلح ہوکر بلاوجہ اس پر حملہ کردیا۔ اور اپنی قوت و طاقت کے گھمنڈ پر کمال بیحیائی کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا کہ حبشی غیر مہذب۔ غیر متمدن اور جنگلی ہیں ہم ان کو تہذیب و تمدن سکھانے کے لئے اپنے ماتحت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ زہریلی گیسوں۔ ہوائی جہاز کی گولہ باریوں۔ توپوں اور مشین گنوں کی مسلسل تباہ کاریوں کے بعد آج ۵ مئی سنہ ۳۶ء کی خبر ہے کہ حبش پر اٹلی کا تسلط قائم ہوگیا۔ شہنشاہ حبش ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس فتح کے بعد اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی کا فرعونی دماغ اور بھی زیادہ اونچا ہوگیا اور اس نے فتح کی خوشخبری سناتے ہوئے دنیا کو بتایا ہے کہ "تہذیب نے بربریت اور وحشت پر فتح حاصل کی ہے۔ ہم نے جس طرح اپنی قوت و طاقت کے بل پر اسے حاصل کیا ہے۔ اسی عزم و استقلال کے ساتھ اس کی حفاظت کرینگے" اٹلی کے اس ظلم نے دنیا کے سامنے اس حقیقت کو ایک مرتبہ پھر پیش کردیا کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ بہرحال ہزار سال کی آزاد حکومت اب اجنبی طاقت کی غلام ہو چکی ہے۔ ایک کمزور اور بے بس قوم۔ ظالموں اور جابروں کے ہاتھوں پامال ہو رہی ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کمزوروں اور مجبوروں کی الٰہی امداد کا وقت کب آئیگا۔ اور فراعنہ وقت کی غرقابی و تباہی کی نیک ساعت کب ظاہر ہوگی۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

عقیدت کے پھول بہ بارگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی عبدالرحمٰن صاحب طالب مبارکپوری)

میخانۂ حقیقت عرفاں تمہیں تو ہو — بزم جہاں کی شمع فروزاں تمہیں تو ہو
عالم کے اطمینان کا ساماں تمہیں تو ہو — تسکین دہ قلوب پریشاں تمہیں تو ہو
امت کے کارنامے پہ شاداں تمہیں تو ہو — اور اس کی نیکنامی پہ نازاں تمہیں تو ہو
جز تیری اتباع کے راحت کسے نصیب — سارے جہاں کے درد کے درماں تمہیں تو ہو
محشر میں ہوگا جسکو شفاعت کا حق عطا — جس کے لئے ہے وعدۂ قرآں تمہیں تو ہو
سارے جہاں کے واسطے رحمت تمہاری ذات — خلق عظیم جس کا نمایاں تمہیں تو ہو
وہ جس کے اک اشارے سے ٹکڑے ہوا قمر — اس معجزے کے ہیں فرد نمایاں تمہیں تو ہو
تمغۂ بشر کو اشرف مخلوق کا ملا — اور باعث شرافت انساں تمہیں تو ہو
طالب فدا ہے جس کے فروغ جمال پر — وہ ماہتاب حسن درخشاں تمہیں تو ہو